السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب امام رکوع سے فراغت کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے توکیا مقتدی کو بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہنا چاہیے یا وہ صرف ربنا ولک الحمد پر اکتفا کرے گا، کتاب وسنت کی روشنی میں اس امر کی وضاحت کریں۔ ہمارے ہاں اہل علم کا کچھ اختلاف ہے، راجح موقف کی نشاندہی کردیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محدثین کی اصطلاح میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کو تسمیع اور ربنا ولک الحمد کو تحمید کہا جاتا ہے۔ عام طور پر نمازی کی تین حالتیں ہوتی ہیں: امام، مقتدی اور منفرد، محدثین کا موقف ہے کہ امام، مقتدی اور منفرد تینوں حضرات تسمیع اور تحمید میں شریک ہوں۔ احادیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔ علامہ شوکانی نے امام شافعی، امام مالک، عطا بن ابی رباح، ابوداؤد، ابوبردہ، محمد بن سیرین، اسحاق بن راھویہ اور امام داؤد رحمة اللہ علیہم کا یہی موقف بیان کیا ہے۔[1] امام بخاری رحمة اللہ علیہ کا میلان بھی اسی طرف ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں توکیا کہیں۔[2]

پھر آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللّٰھم ربنا ولک الحمد بھی کہتے۔[3]

ایک حدیث میں مزید وضاحت ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے، رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے توجب سیدھے کھڑے ہو جاتے تو ربنا ولک الحمد کہتے۔[4] البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔[5] اس حدیث سے بعض حضرات نے استنباط کیا ہے کہ مقتدی کو سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہنا چاہیے، لیکن یہ استنباط کئی ایک اعتبار سے محل نظر ہے۔

اولاً: اس استنباط کا مطلب یہ ہے کہ امام کو ربنا ولک الحمد نہیں کہنا چاہیے، حالانکہ ایسا کرنا صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

ثانیاً: اس حدیث کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ اس موقع پر امام اور مقتدی کو کیا کہنا چاہیے بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ مقتدی ربنا ولک الحمد کب کہے یعنی وہ امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد ربنا ولک الحمد کہے تاکہ یہ کلمات اس وقت کہنے سے گناہوں سے معافی کا اعزاز مل جائے کیونکہ اس وقت فرشتے بھی نمازیوں کے ساتھ یہ کلمات کہتے ہیں جیسا کہ ایک حدیث میں ہے ''جس کے یہ کلمات فرشتوں کے قول کے موافق ہوگئے اس کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔[6]

ثالثاً: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں بیان شدہ معاملہ درج ذیل حدیث کی طرح ہے جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی، اس کے سابقہ سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔[7]

اس حدیث کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ مقتدی ولا الضالین نہ پڑھے بلکہ صرف آمین کہے یا امام ولا الضالین پڑھے اور آمین نہ کہے، بلکہ اس حدیث میں آمین کہنے کا وقت اور محل متعین کیا گیا ہے۔ اس طرح درج بالا حدیث انس رضی اللہ عنہ کا مطلب ہے کہ مقتدی کو ربنا ولک الحمد اس وقت کہنا چاہیے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہنے سے فارغ ہوجائے۔ اگرچہ امام ابوداؤد نے جناب عامر بن شرجیل کا موقف بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ لوگوں کو امام کے پیچھے سمع اللہ لمن حمدہ نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ صرف ربنا ولک الحمد کہیں[8] لیکن ان شا اللہ پہلی بات ہی راجح اور عموم احادیث کے مطابق ہے۔ چنانچہ علامہ البانی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس حدیث میں اس بات کی دلیل نہیں کہ مقتدی، امام کے ساتھ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے میں شریک نہ ہو، جیسا کہ اس سے یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ امام، مقتدی کے ساتھ ربنا ولک الحمد نہ کہے، کیونکہ یہ حدیث اس بات کو بیان کرنے کے لیے نہیں لائی گئی کہ اس موقع پر امام اور مقتدی کیا پڑھیں بلکہ حدیث کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ مقتدی کا ربنا ولک الحمد کہنا امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ہونا چاہیے۔ اس بات کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام ہونے کے حالت میں بھی ربنا لک الحمد کہتے تھے۔ اس طرح حدیث ''صلوا کما رأیتمونی'' کا بھی تقاضا ہے کہ مقتدی بھی امام کی طرح سمع اللہ لمن حمدہ کہے۔[9] علامہ البانی رحمة اللہ علیہ نے مزید لکھا ہے کہ جو اس مسئلہ میں زیادہ معلومات چاہتا ہے اسے علامہ سیوطی رحمة اللہ علیہ کے رسالہ ''دفع التشنیع فی حکم التسمیع'' کا مطالعہ کرنا چاہیے جو الحاوی للفتاویٰ ص ۵۲۹، ج ۱ میں ہے۔ (واللہ اعلم)

ہم بطور تائید یہ حدیث بھی پش کرتے ہیں جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو مقتدی بھی سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، اگرچہ امام دار قطنی رحمة اللہ علیہ نے صراحت کی ہے کہ حدیث کے یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔[10] علامہ البانی رحمة اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''صفة الصلوة'' میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔[11]

---

[1] نیل الاوطار، ص ۲۷٦، ج ۲۔

[2] بخاری، الاذان، باب ۱۲۴۔

[3] صحیح بخاری، الاذان: ۶۹۵۔

[4] بخاری، الاذان: ۶۸۹۔

[5] صحیح بخاری، الاذان: ۶۳۲۔

[6] صحیح بخاری، الاذان: ۶۹۶۔

[7] بخاری، الاذان، ۶۸۲۔

[8] ابوداوٗد، الصلوٰۃ: ۸۴۹۔

[9] حاشیہ صفۃ الصلوٰۃ، ص ۱۴۱۔

[10] سنن دار قطنی، ص ۳۳۹، ج ۱۔

[11] ص ۶۷۷، ج ۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:96

محدث فتویٰ